اکابردیوبند علما شیعہ مسلمانوں کی تکفیر کو درست نہیں سمجھتے – از عبدل نیشاپوری

posted by Abdul Nishapuri | January 6, 2013 | In Original Articles



موجودہ دور میں عالمی سطح پر معروف متعدد اکابر سنی علماء نے شیعہ مسلمانوں کی تکفیر کو نا جائز قرار دیا ہے اور سنی و شیعہ مسلمانوں کے درمیان وحدت پر زور دے ہے ایسے علما میں مصر کی جامعہ الازہر کے مرحوم مفتی محمود شلتوت، موجودہ مفتی علی جمعہ اور قطر کے مفتی اعظم یوسف القرضاوی شامل ہیں ماضی قریب میں دوحہ اور عمان میں شیعہ اور سنی علما کی کثیر تعداد دنیا بھر سے جمع ہوئےاور انہوں نے ایک دوسرے کے مسلک کو مسلمان قرار دیا اور سنی شیعہ وحدت کا نعرہ بلند کیا

https://lubpak.com/archives/237261

https://lubpak.com/archives/233379

اگرچہ شیعہ مسلمانوں کی کل تعداد دنیا میں مسلمانوں کی کل تعداد کا تقریبآ بیس فیصد ہے جن علاقوں میں رسول اللہ اور خلافت راشدہ کے زمانے میں اسلامی ریاست قائم تھی وہاں شیعہ مسلمان آبادی کا تقریباً چالیس سے پچاس فیصد بنتے ہیں

اسی حقیقت کے پیش نظر ہندوستان اور پاکستان میں حنفی مکتب سے تعلق رکھنے والے دیوبندی علما نے شیعہ اثنا عشری مسلمانوں کی تکفیر کی ممانعت کی ہے اور شیعہ اثنا عشری اور غالی شیعوں میں تفریق پر زور دیا ہے

جس طرح چند تکفیری دیوبندی دہشت گرد جو سنی و شیعہ مساجد، امام بارگاہوں یا معصوم افراد پر حملہ کرتے ہیں وہ تمام سنی مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتے اسی طرح چند غالی شیعہ جو پہلے تین خلفا کو کافر کہتے ہیں یا حضرت علی کو خدا کا درجہ دے دیتے ہیں تمام شیعہ مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتے

جس طرح تکفیری دیوبندی دہشت گرد وں کا دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے اعتدال اور امن پسند دیوبندی مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں جس طرح یزید کو امیر المومنین کہنے والے اور حضرت ابو طالب علیہ السلام کو کافر کہنے والے چند تکفیری گمراہ لوگ ہیں اسی طرح چند غالی شیعہ جو خلفا ثلاثہ کو کافر کہتے ہیں یا قران کو تحریف شدہ کہتے ہیں ان کا شیعہ مسلمانوں کی اکثریت سے کوئی تعلق نہیں

اسی حقیقت کے پیش نظر مسلک دیوبند کے علما نے غالی شیعہ اور دیگر شیعہ مسلمانوں میں فرق کو ملحوظ رکھا ہے

ملاحظہ فرمایے دار العلوم دیوبند کے چند فتاویٰ جن میں مفتی رشید احمد گنگوہی، مفتی احمد علی سعید شامل ہیں

اس کے علاوہ چند تصاویر بھی شامل ہیں جن میں دیوبندی اور شیعہ علماء جیسا کہ مولانا فضل الرحمن، علامہ ساجد نقوی، مولانا محمد خان خان شیرانی وغیرہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں

جائز ہے یا نہیں؟
(جواب) اس کا ضروری سمجھنا بدعت ہے اور بیری کی خصوصیت میں مشابہت روافض کی ہے۔ لہذا اس کو ترک کرنا چاہئے اور اس کی کچھ اصل نہیں فقط۔

ولی کی اجازت کے بغیر جنازہ سے جانا

(سوال) اگر کوئی بغیر دریافت کئے اہل میت کے جنازہ پر سے چلا جائے تو کچھ خطاوار تو نہیں ہے۔
(جواب) بدون اذن ولی میت کے جانا مکروہ ہے۔

ملفوظات

شیعہ کی تجہیز و تکفین سنی کیسے کریں

۱۔ جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہئے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہئے اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

زمین غیر وقف میں میت کے استخواں بوسیدہ ہو کر مٹی ہجاویں تو اس پر زراعت و بناء کا حکم۔

(کامل) رشیدیہ

بطرزِ جدید

رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213788

مفتی اعظم دیوبند کا فتویٰ

شیعوں پر کفر کا الزام ۔غیر شرعی جسارت

جناب مولانا سید احمد علی سعید مفتی اعظم دیوبند و چیف محکمہ عدلیہ شرعیہ دار القضا وقف دار العلوم دیوبند وصدر آل انڈیا جمعیۃ المسلمین وسرپرست مجلس عمل وطبیہ کالج دیوبند و جنرل سکریٹری مجلس تحفظ دار العلوم دیوبند و بنیادی رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے حرم امن الٰہی میں حجاج بیت اللہ الحرام کے قتل عام کے موقع اور شیعوں کو کافر قرار دینے کے سلسلے میں نام نہاد اور درباری علماء کی ناپاک سازشوں کے پیش نظر ایک استفسار کے جواب میں حسب ذیل فتویٰ صادر فرمایا تھا لہٰذا فتوے کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور حالت حاضرہ کا مشاہدہ کرتے ہوئے ضروری اور لازم سمجھتے ہوئے ہم اپنے قارئین محترم کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ادارہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم (و علی آلہ الطیبین الطاھرین)

روافض پر علی الاطلاق کفر کا فتویٰ لگانا۔غیر شرعی جسارت ہے۔محدثین یا فقہائے مجتہدین میں سے کسی نے بھی فرقہ شیعہ پر علی الاطلاق کفر کا فتویٰ نہیں دیا ہے،اور فتوای معتبر وہی ہے جو کہ مجتہدین فقہا کے کلام سے ماخوذ ہو۔یا مستند و معتمد کتب فقہا سے اخذ کیا گیا اور نقل کیا گیا ہو مفتی اس کو صحیح حوالہ سے نقل کر رہا ہو تو اس کا اعتبار ہوگا۔ورنہ اس پر فتویٰ کا اطلاق کرنا صحیح نہ ہوگا۔بلکہ کہنے یا لکھنے والے کی اپنی رائے ہوگی جو کہ بغیر سند یا نظیر کے ناقابل اعتبار ہوگی فقہانے تصریح کی ہے:

" من یحفظ اقوال المجتھدلیس بمفت و فتواہ لیس بفتویٰ بل ھو نقل کلام و طرق نقلہ لذلک عن المجتھد احدا مرین اما ان یکون لہ سند فیہ او یاخذ من کتاب معروف قد اولیتہ الایدی " (شافی ج/۴ص/۳۶۴)

پس فقہانے تصریح کی ہے کہ جوان ضروریات دین کا منکر ہو۔جو کہ نصوص معلومہ سے ثابت ہیں۔اس پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔فتح القدیر میں ہے:" من خالف قواطع لمعلومۃ بالضرورۃ من الدین مثل القائل بقدم العالم الخ..."

اسی ضمن میں شافی میں تصریح ہے۔"ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبتہ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنھا فھو کافر مخالفۃ القواطع العلومۃ من الدین و الضرورۃ بخلافھا اذا کان یفضل علیا و یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر "

معلوم ہوا کہ جو علی کرم اللہ وجہ کے دیگر صحابہ پر افضل ہونے کا قائل ہو۔یا صحابہ کے بارہ میں نامناسب الفاظ بولتا ہو۔وہ کافر نہیں۔لیکن جو حضرت علی کرم اللہ کے خدا ہونے کا قائل ہو (نعوذ باللہ) جس کا یہ عقیدہ ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی (العیاذ باللہ) یا ابوبکر صدیقؓ کی صحبت رسول ہونے کا قائل نہ ہو۔یا عائشہ صدیقہؓ پر بہتان طرازی کرتا ہو تو ایسے عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔کیوں کہ یہ عقیدے نصوص صریحہ و ضروریات دینیہ کے قطعاً مخالف ہیں۔اور ظاہر ہے کہ تمام شیعوں کا یہ عقیدہ نہیں۔اور جن روافض کا یہ عقیدہ ہو۔وہ اقل قلیل ہیں اور ان پر بھی کوئی مفتی جب ہی فتویٰ لگا سکے گا۔جب کہ اس کے سامنے اپنے اس عقیدے کو وہ بیان کرے۔یا اپنی تحریر میں اس کا اظہار کرے یا قرائن واضحہ سے مفتی کو معلوم ہو جائے کہ اس کا یہ عقیدہ ہے۔ورنہ شرعی ضابطہ یہ ہے کہ اگر کسی کے کلام میں (۹۹) ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال اس کی نفی کا تو کفر کا فتویٰ نہیں لگانا چاہئے۔جیسا کہ شرح فقہ اکبر کتاب میں اس کی تصریح واضح الفاظ میں تحریر ہے اور اگر کوئی کسی ایسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہو جس میں غلط عقائد کی ترجمانی کی گئی ہو تو جب تک واضح طور پر معلوم نہ ہو جائے کہ وہ ان غلط عقائد کو مانتا ہے۔تو اس پر بھی کفر عائد نہیں ہوتا۔یوں تو فرقہ باطلہ اور بھی ہیں مثلاً معتزلہ،جو کہ قرآن پاک کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں یا کہ بندہ کو اپنے افعال کا خالق سمجھتے ہیں جیسا کہ کتاب نہر الفائق میں جواز نکاح معتزلہ کی بحث میں صاف طور پر لکھا ہے: لا تکفر احدا من اھل القبلۃ و ان وقع لھم وقع لھم الزاما فی

المباحث''

یعنی علمی بحثوں میں ان کے مذہب کو رد کرتے ہوئے کفر کا الزام آتا ہو۔ پھر بھی ہم ان کی تکفیر نہیں کرتے۔ اس کی وجہ علامہ شافی نے یہ بیان کی۔ **لان لازم المذهب ليس بمذهب** ۔ نیز علامہ ابن نجیم مصنف بحر الرائق (جو کہ فقہ کی معتمد اور مستند کتاب ہے) کا مقولہ ہے کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ کسی کے کلام پر بھی کفر کا فتویٰ نہیں دوں گا۔ **فاعتبروا يااولي الابصار** ۔

نیز حدیث کی جو کتابیں صحاح ستہ کے نام سے موسوم ہیں ان میں بھی اور خصوصاً خود بخاری شریف میں جو کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے شیعوں کی روایت بھی موجود ہے۔ پھر کس طرح کہہ دیا جائے کہ تمام شیعہ کافر ہیں۔ دار العلوم کے اکابر علماء و مفتیان کرام نے علی الاطلاق فرقہ شیعہ کو کافر کبھی نہیں کہا۔ بلکہ تخصیص کی ہے کہ جو ضروریات دین میں سے کسی امر کے منکر ہوں جس کی وضاحت سطور بالا میں ہم نے کی ہے۔

کسی پر بغیر اس کے ظاہری کلام کے جس کی کہ کوئی تاویل بھی نہ ہو سکے یا کسی کے عقائد کا صحیح علم ہونے کے بغیر کفر کا فتویٰ لگا دینے کو جسارت رندانہ سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے، جب کہ حدیث شریف میں واضح تصریح موجود ہے'' **اذا قال الرجل لاخيه يا كافر فقد باء احدهما** ''الحدیث۔ رواہ البخاری کہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے اپنے بھائی سے کہا اے کافر تو دونوں میں سے ایک کافر ہوا۔

اس کو اس مثال سے سمجھ لیا جائے کہ اگر کوئی غلیل سے غلہ پھینکے تو جہاں غلہ جا کر لگا۔ اگر وہ جگہ نرم ہے تو غلہ وہیں رک جائے گا۔ بلکہ اس میں گھس جائے گا اور اگر وہ جگہ سخت ہے تو غلہ پلٹ کر پھینکنے والے پر آئے گا۔ ایسے ہی جس کو کافر کہا جا رہا ہے اگر اس میں کفر ہے تو کفر اس پر لگے گا اور کہنا بھی صحیح ہوگا اور اگر اس میں کفر نہیں تو کفر کہنے والے پر لوٹے گا۔ اگر چہ اس پر کفر کا فتویٰ نہ لگایا جا سکے لیکن قائل کے درجہ میں ہوں تو شمار ہی ہوگا۔ جیسا کہ شراح حدیث نے تصریح کی ہے۔ رہی یہ بات کہ چوں کہ ایران کے شیعوں نے حرم شریف میں فساد کیا۔ اگر یہ بات صحیح ہی ہو کہ انھوں نے فساد کیا تو اس فعل کی وجہ سے بھی ان پر کفر کا فتویٰ کسی طرح بھی عائد نہیں ہوتا۔

صحابہ کرام کے آخر دور میں مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے والے مسلمان ہی تھے مگر اکابر صحابہ نے ان کو کافر نہیں کہا۔ آخری دور میں انگریزوں کے دام میں آ کر ترکی حکومت جو کہ پاسبان حرم تھی اس پر حملہ کر کے اس کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے نکالنے والے بھی شریف مکہ اور ان کے رفقاء تھے اور پھر انگریزوں ہی کی مدد سے شریف مکہ کو۔ مکہ و مدینہ سے کس نے جنگ کر کے بے دخل کیا تھا۔ وہ ابن مسعود بانی حکومت سعودیہ ہی تھے اور ۱۹۷۹ء میں حرم شریف کے برآمدوں پر قابض ہو کر لڑنے والے قبیلہ عتیبہ کے مسلمان ہی تھے۔ اور بزور قوت ان کے قبضے اور حملہ کو ناکام بنانے والے کون تھے؟ حکومت سعودیہ کی فوج ہی تو تھی تو کیا العیاذ باللہ وہ سب کافر ہو گئے تھے یا نعوذ باللہ ان پر کسی نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ ایسا نہیں ہوا اب حرم میں جو کچھ ہوا۔ کس نے پہل اور ابتداء کی اور اس کے مقاصد کیا تھے۔ اور کس نے دفاع کیا۔ اس کو تو صحیح طور پر دونوں حکومتیں ہی جانتی ہیں۔ عوام تو کٹھ پتلی۔ اور لیڈروں کے آلہ کار ہوتے ہیں۔ کیسے کہا جائے کہ ان میں سنی مسلمان بھی شریک نہیں تھے اس لئے کہ ایران میں سب شیعہ ہی نہیں بستے سنی مسلمانوں کی بھی لاکھوں کی تعداد ہے کیا ان میں سے کوئی حج کو نہیں گیا تھا۔ اور وہ اس میں شریک نہیں تھا۔ پھر شیعہ کہاں نہیں ہیں خود سعودیہ میں، مصر میں، افریقہ میں اور تمام ممالک اسلامیہ میں شیعہ موجود ہیں وہاں کے قصبوں شہروں میں صدیوں سے رہتے بستے چلے آ رہے ہیں کیا نعوذ باللہ وہ سب کافر ہیں؟ تو سوال یہ ہوگا کہ سعودیہ ہی میں ان کو کیوں رہنے اور بسنے دیا گیا۔

موجودہ وقت میں یہ جو کچھ ہے۔ مفاد پرستوں اقتدار پرستوں کا ایک نیا فتنہ ہے جو بلا استثنا اور قیود کے مسلمانوں کے ایک فرقہ پر خواہ وہ مبتدع ہی کیوں نہ ہوں کفر کا فتویٰ دے کر آپس کی خوں ریزی اور فسادات کا ایک نیا دروازہ کھولنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

علماء حق اور مفتیان عظام کی ذمہ داری ہے کہ حتی المقدور اس فتنہ کو دبا دیں اور ختم کر دیں ورنہ اس کی ہولناکیاں اس قدر لرزہ خیز اور تباہ کن ہوں گی جس کا تصور بھی محال ہے۔

واللہ اعلم

سید احمد علی سعید۔ ۱۲/۵/۱۴۰۸ھ

مفتی اعظم دار العلوم دیوبند






Allama sajid Naqvi behind Molana Fazlur Rehman
JAFARIYANEWS.com

ماہنامہ
الجمعیۃ
راولپنڈی
مبر 2012ء مطابق صفر المظفر 1434ھ

جماعت اسلامی کی انتخابی ناکامیوں کی تاریخ

ڈاکٹر منیر احمد فاروقی کے قلم سے

بلوچستان کا آتش فشاں

کیا کیوں اور کیسے؟

سینیٹر حافظ حمداللہ کا فاضلانہ خطاب

دیوبندیت کے نام پر دکانیں نہ چمکائی جائیں

قائد جمیعۃ دامت برکاتہم کا مفتی محمود اکیڈمی کراچی کے زیر اہتمام افکار محمود سیمینار سے خطاب

طلہ کو مجبوراً اعتراف کرنا پڑا کہ ملالہ اگر فروغ علم کیلئے جدوجہد کر رہی ہے تو

سن العلوم کے طلباء کا مشن بھی تعلیم تھا

جے یو آئی کے مرکزی ناظم عمومی مولانا عبدالغفور حیدری مدظلہ کا انٹرویو

Timeline Photos

Back to Album · Aljamiat's Photos · Aljamiat's Timeline

دیوبندیت کے نام پر دکانیں نہ چمکائی جائیں

قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کا افکار محمود سیمینار کراچی سے خطاب

ہمارے اکابر نے اس دور میں اسلام کو اس کی روح کیساتھ اپنے اسی مزاج کیساتھ پیش کیا کہ جب دین اسلام کیلئے ہر طرف راستے بند کئے جا رہے تھے۔ چاہے علم کا محاذ ہو، چاہے اس علم کی اشاعت کا محاذ ہو۔ چاہے اسی علم کی بنیاد پر مملکت کیلئے نظام دینے کا محاذ ہو، چاہے اسی دین کے تقاضے کی بنیاد پر انسانیت کی آزادی اور حریت کا مسئلہ ہو، ہمارے اکابر نے دین اسلام کو اس روح کیساتھ انسانیت کے سامنے پیش کیا۔ اور میں شرح صدر کے ساتھ کہتا ہوں میرے بھائیو! کہ دیوبند کسی فرقے کا نام نہیں ہے، دیوبند ایک منہج ہے جس نے دین اسلام کو متعارف کرایا اس کی حقیقی روح کیساتھ، اور دیوبند کے اس منہج کو، دیوبند کے اس نصاب کو، دیوبند کی اس تعلیم کو جس نے حاصل کیا یا جو اس کی طرف منسوب ہوا، اس کو دیوبندی کہتے ہیں۔ اگر جامعہ ازھر کی طرف کوئی منسوب ہے، اور اسکے نصاب اور اسکی تعلیم کی طرف منسوب ہے اور وہ اپنے آپ کو الازہری کہتا ہے اور الازہری کے حوالے سے وہ کوئی فرقہ نہیں ہے تو پھر دیوبندی کے حوالے سے بھی یہ کوئی فرقہ نہیں۔ دیوبند کو فرقہ وارانہ تصور کے ساتھ پیش کرنا یہ اسلام کی آفاقیت کو محدود تر کرنے کی ایک کوشش ہے۔ جب مجھے یہ شرح صدر حاصل ہے تو پھر میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ دیوبندیت کے نام پر دکانیں نہ چمکائی جائیں، دیوبندیت کو اسی روح کیساتھ پیش کرو۔ خدارا دیوبندیت کو سمجھو! یہ تمہاری دکانیں چمکانے کیلئے نہیں، یہ کسی مسلک کیساتھ لڑانے کے لئے نہیں آیا کسی مسلک کے ساتھ تصادم کیلئے نہیں آیا۔

Source: JUI Facebook http://www.facebook.com/photo.php?fbid=103548646484502&set=a.102293693276664.4439.100004881004076&type=1&relevant_count=1

ملاحظہ فرمائیں مولانا فضل الرحمن کا پیغام سپاہ صحابہ کے بھٹکے ہوئے دیوبندی نوجوانوں کے نام جن کو استعمار اپنے مذموم مقاصد کے لیا استعمال کر کے سنی شیعہ فرقہ واریت بھڑکانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ امت میں انتشار ہو اور دیوبندی مسلک کا نام بد نام ہو

Abdul Nishapuri @AbdulNishapuri 2h
@TahirAshrafi Maulana: Akabir Deobandi ulma Shia ki takfeer kay khilaf hain. Aap ki rai? criticalppp.com/archives/237359
Expand

Tahir M Ashrafi @TahirAshrafi 7m
@AbdulNishapuri ijtami Shia kiy takfer droust nahi Jo ashab rasol S a w kiy takfer Kary woh kafir hay
Hide conversation Reply Retweet Favorite

2
RETWEETS

3:46 PM - 7 Jan 13 · Details

Reply to @TahirAshrafi

Abdul Nishapuri @AbdulNishapuri 5m
@TahirAshrafi Hum Sahaba-e-Rasool ki takfeer karnay walon aur Hazrat Ali say dushmani rakhnay walon ki muzammat kartay hain.
Expand

اکابر دیوبند کے فتاویٰ میں وہ ایک شیعہ مسلمان کیلئے بھی تکفیر کی انہی شرائط کا ذکر کرتے ہیں جو سنی مسلمان کیلئے ہیں اور اس _ محض شیعہ عقائد رکھنے پر تکفیر کو ناجائز قرار دیتے ہیں

تفصیلی فتوے کے آخر میں مسلک دیوبند کے مفتی شفیع عثمانی اور مفتی تقی عثمانی زید مجدہ کے دستخط بھی موجود ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم مفتی صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور کے شیعوں کی تکفیر صحیح ہے یا نہیں؟ جبکہ علماء دیوبند کی ایک بڑی جماعت اس زمانہ میں ان کی تکفیر کررہی ہے اور دوسری طرف ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض علماء کی طرف سے ان کی تکفیر کے بارے میں سکوت کیا گیا ہے بس آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنی علمی تحقیق کو علمی دلائل سے مزین کرکے عنایت فرمائیں۔ والسلام: عبدالحفیظ (راولپنڈی)

الجواب حامداً و مصلیاً

علی الاطلاق تمام شیعوں کی تکفیر درست نہیں کیونکہ عقیدے کے لحاظ سے شیعوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں مثلاً: قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوئی یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگاتے ہوں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود مانتے ہوں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، لیکن یہ بات کہ تمام شیعہ یہ یا اس قسم کے کافرانہ عقائد رکھتے ہیں، تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی اور کئی شیعہ یہ کہتے ہیں کہ الکافی یا اصول الکافی وغیرہ میں جتنی باتیں لکھی ہیں، ہم ان سب کو درست نہیں سمجھتے، دوسری طرف کسی کو کافر قرار دینا چونکہ نہایت سنگین معاملہ ہے، اسلئے اس میں بے حد احتیاط ضروری ہے، اگر بالفرض کوئی تقیہ بھی کرے تو وہ اپنے باطنی عقائد کی وجہ سے عنداللہ کافر ہوگا لیکن فتویٰ اس کے ظاہری اقوال پر ہی دیا جائیگا، اس لئے چودہ سو سال میں علمائے اہل سنت کی اکثریت شیعوں کو علی الاطلاق کافر کہنے کے بجائے یہ کہتی آئی ہے کہ جو شیعہ ایسے کافرانہ عقائد رکھے کافر ہے اور یہی طریقہ بیشتر اکابر علمائے دیوبند کا رہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں کی گمراہی میں کوئی شبہ ہے، جن شیعوں کو کافر قرار دینے سے احتیاط کی گئی ہے، بلاشبہ وہ بھی سخت ضلالت اور گمراہی میں ہیں۔

(ماخذہ فتاویٰ عثمانی: ۱/۹۷)



ذیل میں شیعوں سے متعلق اکابر دیوبند کے چند فتوے ذکر کئے جاتے ہیں۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: (۷/۲۵۰)

فرقہ شیعہ تفضیلیہ جو کہ تبرا گو نہ ہو، وہ فرقہ کافر نہیں، اگرچہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے۔

فیہ ایضاً: (۷/۲۷۲)

محققین فقہاء کی تحقیق یہ ہے کہ اگر شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا معتقد ہے تو یہ جملہ امور موجب کفر وارتداد باتفاق ہیں، پس ایسے رافضی کے ساتھ سنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

کفایۃ المفتی: (۱/۲۸۹، دارالاشاعت)

شیعہ اگر حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہؓ پر فضیلت دیتا ہے بس اس کے علاوہ اور کوئی بات اس میں شیعیت کی نہیں تو یہ کافر نہیں۔

فیہ أیضاً: (۱/۲۹۰)

شیعوں کے بہت فرقے ہیں، بعض فرقے کافر ہیں مثلاً جو حضرت علیؓ کی الوہیت یا حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں یا غلط فی الوحی یا افکِ عائشہ صدیقہؓ یا قرآن مجید میں کمی زیادتی کے قائل ہیں، ایسے شیعوں سے رشتہ کرنا ناجائز ہے۔

امداد الفتاویٰ: (۲/۲۷۹)

اگر رافضی عقائد کفر رکھتا ہے جیسے قرآن مجید میں کمی بیشی کا قائل ہونا یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا یا حضرت علیؓ کو خدا ماننا یا یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے حضور پر وحی لائے تب وہ کافر ہے اور اس کا نکاح سنیہ سے صحیح نہیں اور محض تبرائی کے کفر میں اختلاف ہے، علامہ شامی نے عدم کفر کو ترجیح دی ہے (ج ۳ ص ۴۵۲) مگر اس کے بدعتی ہونے میں کوئی شک نہیں تو اس صورت میں گو وہ کافر نہیں مگر بوجہ فسق اعتقادی کے سنیہ کا کفو نہ ہوگا۔

فتاویٰ محمودیہ: (۸/۱۹۷ کتب خانہ مظہری)

روافض کے فرقے مختلف ہیں جن میں سے اکثر کافر ہیں اور بعض مؤمن مگر فاسق ہیں، جو فرقے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہیں یا حضرت ابوبکرؓ کے مصاحب النبی ہونے کا انکار کرتے ہیں یا حضرت علیؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل مانتے ہیں یا اس بات کے قائل ہیں کہ آئندہ کوئی نبی پیدا ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کریگا وغیرہ وغیرہ من الکفر الصریح یہ سب فرقے کافر ہیں...... جو فرقے شیعہ کے ضروریات دین کا انکار نہیں کرتے البتہ حضرت علیؓ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہیں وہ کافر نہیں بلکہ مؤمن ہیں لیکن فاسق ہیں۔



امداد المفتیین: (ص: ۴۰۰)

روافض جو سب شیخین کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے، بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی اور محققین علماء کرام عدم تکفیر کے قائل ہیں لیکن جو روافض افکِ حضرت صدیقہؓ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں، دیگر بعض کفریہ عقائد روافض غالیہ کے جیسے یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ اعتقاد باتفاق اہل سنت کفر ہیں۔

فتاویٰ عثمانی: (۱/۹۷)

جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں، مثلاً قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبریل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوئی، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہوں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن یہ بات کہ تمام شیعہ یہ یا اس قسم کے کافرانہ عقائد رکھتے ہیں، تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی۔ اور کئی شیعہ یہ کہتے ہیں کہ الکافی یا اُصول الکافی وغیرہ میں جتنی باتیں لکھی ہیں، ہم ان سب کو درست نہیں سمجھتے، دوسری طرف کسی کو کافر قرار دینا چونکہ نہایت سنگین معاملہ ہے اس لئے اس میں بے حد احتیاط ضروری

ہے، اگر بالفرض کوئی تقیہ بھی کرے تو وہ اپنے باطنی عقائد کی وجہ سے عند اللہ کافر ہوگا، لیکن فتویٰ اس کے ظاہری اقوال پر ہی دیا جائے گا، اسی لئے چودہ سو سال میں علمائے اہل سنت کی اکثریت شیعوں کو علی الاطلاق کافر کہنے کے بجائے یہ کہتی آئی ہے کہ جو شیعہ ایسے کافرانہ عقائد رکھے، کافر ہے۔ اور یہی طریقہ بیشتر اکابر علمائے دیوبند کا رہا ہے، اور چونکہ جمہور علماء کے اس طریقے میں کوئی تبدیلی لانے کیلئے کافی دلائل محقق نہیں ہوئے، اس لئے دار العلوم کراچی، حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے وقت سے اکابر کے اسی طریقے کے مطابق فتویٰ دیتا آیا ہے کہ جو شیعہ ان کافرانہ عقائد کا قائل ہو، وہ کافر ہے مگر علی الاطلاق ہر شیعہ کو خواہ اس کے عقائد کیسے بھی ہوں، کافر قرار دینے سے جمہور علمائے امت کے مسلک کے مطابق احتیاط کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں کی گمراہی میں کوئی شبہ ہے، جن شیعوں کو کافر قرار دینے سے احتیاط کی گئی ہے، بلاشبہ وہ بھی سخت ضلالت اور گمراہی میں ہے، اللہ تعالیٰ ان گمراہیوں سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

(نیز ملاحظہ فرمائیں، جواہر الفقہ: ۱/۹۰)

مذکورہ فتاویٰ سے معلوم ہوا کہ جمہور اکابر علماء دیوبند علی الاطلاق شیعہ کی تکفیر کے قائل نہ تھے، لہٰذا علی الاطلاق شیعوں کی تکفیر صحیح نہیں ہے۔



لما فی الشامیہ:

وبهذا ظهر أن الرّافضي ان كان ممن يعتقد الألوهية في عليّ أو أن جبرئيل غلط في الوحي أو كان ينكر صحبة الصديق أو يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدين بالضرورة بخلاف ما اذا كان يفضل عليًا أو يسب الصحابة فانه مبتدع لا كافر كما أوضحته في كتابي تنبيه الولاة والحكام عامّة أحكام . (۴/۴۶، سعيد)

ولما فيها أيضاً.

القول: نعم نقل في البزازية عن الخلاصة أن الرافضي اذا كان يسب الشيخين ويلعنها فهو كافر وان كان يفضّل عليا عليهما فهو مبتدع وهذا لايستلزم عدم قبول التوبة، على أن الحكم عليه بالكفر مشكل لما في الاختيار اتفق الأئمة على تضليل أهل البدع أجمع وتخطئتهم وسب أحد من الصحابة وبغضه لايكون كفراً لكن يضلل الخ وذكر في فتح القدير أن الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين وأموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء وأهل الحديث حكم البغاة.....فعلم أن ماذكره في الخلاصة من أنه كافر قول ضعيف مخالف للمتون والشروح بل هو مخالف لاجماع الفقهاء كما سمعت .....وقد ألزمت نفسي أن لا أفتي بشيئ من ألفاظ التكفير المذكورة في كتب الفتاوى. نعم لاشک في تكفير من قذف السيدة عائشة رضي الله تعالىٰ عنها أو أنكر صحبة الصديق أو أعتقد الألوهية في علي أو أن جبريل غلط في الوحي أو نحو ذلک من الكفر الصريح المخالف للقرآن ولكن لوتاب تقبل توبته . (۴/۲۳۷)

٣

لما في الهندية :

الرافضي اذا كان يسب الشيخين ويلعنها والعياذ بالله فهو كافر وان كان يفضل علياً كرم الله تعالىٰ وجهه على أبي بكر رضي الله تعالىٰ عنه لايكون كافراً الا أنه مبتدع الخ . (٢/٢٦٣)

ولما في البحر الرائق :

والرافضي ان فضّل علياً على غيره فهو مبتدع وان أنكر خلافة الصديق فهو كافر ومن أنكر الاسراء من مكة الى بيت المقدس فهو كافر ومن أنكر المعراج من بيت المقدس فليس بكافر . (١/٢٥٩ داراحياء التراث العربي)

ولما في فتح القدير :

في الروافض أن من فضل عليا على الثلاثة فمبتدع وان أنكر خلافة الصديق أو عمر رضي الله عنهما فهو كافر . (١/٣٠٤ رشيدية)

ولما في مجمع الأنهر :

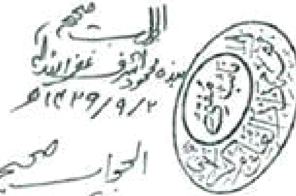
والرافضي ان فضّل عليا فهو مبتدع وان أنكر خلافة الصديق فهو كافر . (١/٦٢٣ دارالكتب العلمية) والله سبحانه وتعالىٰ أعلم

الجواب صحيح

محمد عارف عفا الله عنه

دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچى

١٤٢٩/٩/١



الجواب صحيح

١٤٢٩/٩/٢



الجواب صحيح

٨ رمضان المبارك

١٤٢٩

الجواب صحيح





الجواب صحيح

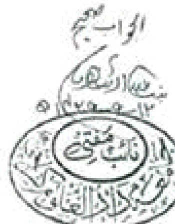
١٤٢٩/٩/٨

الجواب صحيح

١٤٢٩/٩/٨

الجواب صحيح

الجواب صحيح



الجواب صحيح

